اس میکدے سے اس لیے ڈرتے ہیں بادہ نوش
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

قرآن میں نزولِ مسیح کا
حتمی فیصلہ

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عہدِ نبوت سے قبل
اس کائنات میں جتنے انسان تھے وہ سب کے سب
فوت ہو چکے ہیں

از علامہ ابوالخیر اسدی

مجلس نشر السنۃ

مخدوم رشید۔ ملتان

اس میکدے سے اس لیے ڈرتے ہیں بادہ نوش
ساقی نے کچھ مِلا نہ دیا ہو شراب میں

قرآن میں نزولِ مسیح کا حتمی فیصلہ

اِس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عہدِ نبوت سے قبل
اِس کائنات میں جتنے انسان تھے وہ سب کے سب
فوت ہو چکے ہیں

از علامہ ابوالخیر اسدی

مجلس نشر السنۃ

مخدوم رشید۔ ملتان

اِس میکدے سے اس لیے ڈرتے ہیں بادہ نوش
ساقی نے کچھ مِلا نہ دیا ہو شراب میں

قرآن میں نزولِ مسیح کا حتمی فیصلہ

اِس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عہدِ نبوت سے قبل
اس کائنات میں جتنے انسان تھے وہ سب کے سب
فوت ہو چکے ہیں

از علامہ ابوالخیر اسدی

مجلس نشر السنة

خانقاہ رشیدیہ ملتان

ہدیہ ۱۵/۰۰ روپے

حرفِ اوّل

بعض احباب تقاضا کر رہے ہیں، کہ جن احادیث سے بنیادی طور پر حضرت مسیح کا نزول ثابت ہوتا ہے۔ اس کا جواب تو آپ نے لکھ دیا ہے لیکن جن تفسیری مرویات سے یہ لوگ حضرت عیسیٰ کا رفع اور ان کی حیات ثابت کرتے ہیں اس دوسرے رُخ کا کیا جواب ہے۔ میں نے کہا اِس عقیدے کے دو رُخ ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر اُن میں سے ایک رُخ صحیح دلائل کے ساتھ باطل ہو جائے تو دوسرے رُخ کا اثبات خود بخود باطل ہو جائے گا۔ مرویاتِ بخاری کی جس سیڑھی سے یہ حضرات حضرت عیسیٰ کو نیچے اُتار رہے تھے اس سیڑھی کو امام زُہری کے تشیع اور تدلیس نے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اب جبکہ احادیث کے استناد سے آپ کا نزول بھی ثابت نہیں ہے تو قرآن کو کیا ضرورت تھی کہ ایسی مہمل بات کی تائید کرے جس سے آپ کا رفعِ آسمانی تو ثابت ہو رہا ہو، لیکن جس مقصد کے لیے آپ کو نیچے

اُتارا جارہا ہو۔ اس کی ساری ذمہ داری زُہری جیسے مُدلّس راویوں کے سپرد کردی جاتی۔ اس سے معلوم ہوا جو حضرات آپ کی حیات اور رفع آسمانی ثابت کررہے ہیں لازماً وہ ایسے شواہد میں جب تک سقیم تاویلوں کی آمیزش نہ کریں، رفع اور حیات کا اثبات نہیں کرسکتے۔ تفصیلی مباحث سے بچ کر ہم مریب قلوب کی خلجان دور کرنے کے لیے ایک ایسی آیت کی تشریح بیان کردیتے ہیں جس کی تفہیم سے ائمہ مفسرین اور محقق محدثین ثابت کررہے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس کائنات میں جتنے انسان موجود تھے وہ سب کے سب فوت ہوچکے ہیں۔ وہ نفوس خواہ رسولوں میں شمار ہوتے ہوں یا ولیوں میں۔ ان میں سے جس جس ہستی پر بھی بشریت کا اطلاق ہوسکتا ہے اس نص قطعیہ کے تحت اس کی حیات قطعاً ثابت نہیں ہوسکتی۔ جن کے قلوب میں تسلیم حق کی ادنیٰ بُو بھی پائی جاتی ہے، ہماری اس تحریر کے بعد اُن کے تمام ریب و شکوک ہمیشہ کے لیے دفن ہوجائیں گے ہاں جن کے دلوں کو دیرینہ عصبیت نے چھلنی کر رکھا ہے ایسے گہرے زخموں پر حقائق کی جتنی مرتبہ بھی مرہم پٹی کی جائے یہ زخم بالکل مندمل نہیں ہوسکتے۔

حرفِ دوم

اس امّت کی اکثریّت اور مشائخ صوفیہ کا عقیدہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جس خضر کی ملاقات ہوئی تھی وہی خضر ابھی تک زندہ موجود ہیں۔ حیاتِ خضر کے بارے میں جن شواہد کو یہ حضرات علمی طور پر پیش کرتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

۱۔ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت خضر عہدِ نبوت میں بھی موجود تھے۔

۲۔ اس امت کے بعض اکابر اولیاء حضرت خضر سے ملاقاتیں کرتے رہے ہیں۔ ان ملاقاتوں کا ذکر اُن کی کتابوں میں اتنے تواتر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جن کی یکسر تردید کرنا اُن کی ولایت کی تکذیب کے مترادف ہے۔

اس کے برعکس اس امت کے بعض اکابر ائمہ جید محدثین اور محقق مفسّرین ثابت کرتے ہیں، کہ حیاتِ خضر کا عقیدہ سراسر باطل ہے۔ وہ کہتے ہیں جن احادیث سے حیاتِ خضر ثابت ہوتی ہے ان میں سے کوئی بھی ایسی حدیث نہیں ہے جو کذب کے داغ سے خالی ہو۔ دوسرے یہ عقیدہ قرآن کی نصّ قطعیّہ کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن کی ایک آیت میں تصریح کی گئی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے ماقبل اس کائنات میں جو انسان موجود تھے وہ سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔ حضرت خضر بھی چونکہ انسان تھے۔ وہ اس آیت کے مطابق کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔

وہ آیت یہ ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اے نبی! ہم نے آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی اس دنیا میں زندہ باقی نہیں رکھا۔

اب ہم آپ کے سامنے ائمہ محققین کی چند تحریریں پیش کر رہے ہیں۔ دیکھیے کہ وہ اس آیت سے حضرت خضر کی موت کو کس طرح ثابت کر رہے ہیں۔ جب آپ اُن کے شواہد علمیہ سے اس آیت کا صحیح مفہوم سمجھ جائیں گے، تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ نصِ قطعیہ ثابت کر رہی ہے کہ عہدِ نبوتیہ سے پہلے کائنات کے تمام انسان خواہ حضرت خضر ہوں یا حضرت عیسیٰ سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔ قرآن کی اتنی واضح دلیل کے بعد کوئی صاحب پھر بھی اپنی خام عصبیت پر جما رہے تو اس پر جتنا ہی ماتم کیا جائے بہت ہی کم ہے۔